خطبۂ جمعہ سلسلہ نمبر 15

برائے 3/ اگست 2018ء

قربانی: سنّتِ ابراہیمیؑ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم.اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.قال اللّٰہ تعالیٰ فی القرآن المجید

وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ.وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلاَ تَمُوتُنَّ إَلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ .(البقرہ :130، 131)

وقال اللّٰہ تعالیٰ

وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لاَ يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ (البقرہ124)

ساری تعریف حمد وستائش اللہ رب العالمین کے لئے سزاوار ہے جو ساری کائنات کا تنہا حاکم، مالک اور فرمانروا ہے۔ ہزاروں درودوسلام ہوں اللہ کے نبیوں، خاص طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

برادران اسلام! شریعت اسلامی نے ہمیں دوعیدیں دی ہیں۔ایک عید الفطر اور دوسرے عیدالاضحیٰ ۔آنے والا مہینہ عیدالاضحیٰ کا ہے ۔ یہ مہینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی کی یادگار ہے۔اس مہینہ میں اقطاع عالم سے مسلمان حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔عیدالاضحیٰ میں ہر سال دنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور جانوروں کی قربانی پیش کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو تازہ کرتے ہیں۔ایک بار صحابہ کرامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔قربانی کا یہ واقعہ آج سے سواپانچ ہزار سال پہلے سرزمین عرب میں خدا کے گھر کے پاس پیش آیا تھا۔اپنے تصور کی قوت کو یکجا کر کے ذرا سوچئے کہ کتنا رقت انگیز اور ایمان افروز رہا ہوگا وہ منظر جب ایک بوڑھے اور شفیق باپ نے اپنے نوخیز لخت جگر سے کہا۔

يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى (الصافات102)

پیارے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، بتا تیری کیا رائے ہے اور لائق بیٹے نے بے تامل کہا:

يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ O (الصافات102)

ترجمہ: اباجان آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے کر گزریئے' آپ انشاءاللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے اور پھر اخلاص و وفا کے اس پیکر نے خوشی خوشی اپنی معصوم گردن زمین پر ڈال دی تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور تعمیل حکم کے لئے اس پر تیز چھری پھیر دی جائے اور ایک ضعیف اور رحم دل باپ نے اپنے محبوب لخت جگر کے سینے پر گھٹنا ٹیک کر اس کی معصوم گردن پر اس لئے تیز چھری پھیر دینے کا ارادہ کر لیا کہ اس کے رب کی مرضی اور حکم یہی ہے۔ اطاعت و فرمانبرداری کا یہ بے نظیر منظر دیکھ کر رحمت خداوندی جوش میں آگئی اور آسمان سے ندا آئی۔

وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ O إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ

(الصافات۔104 تا106)

اور ہم نے انہیں ندا دی کہ اے ابراہیم علیہ السلام تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا' ہم وفادار بندوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی اور اس وقت ایک فرشتے نے ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک مینڈھا پیش کیا کہ وہ اس کے گلے پر چھری پھیر کر جاں نثاری اور وفاداری کے جذبات کی تسکین کریں' اور خدا نے رہتی دنیا تک کے لئے یہ سنت جاری کر دی کہ دنیا بھر کے مسلمان ہر سال اسی دن جانوروں کے گلے پر چھری چھیر کر اس بے نظیر قربانی کی یاد تازہ کریں۔

وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (الصافات107)

''اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اس (نوعمر بچے) کو چھڑا لیا''

بڑی قربانی سے مراد قربانی کی یہی سنت ہے جس کا اہتمام ہر سال اسی دن مسلمانان عالم دنیا کے گوشے گوشے میں کرتے ہیں اور لاکھوں مسلمان تو مکے کی اس سرزمین پر اس سنت کو تازہ کرتے ہیں جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

ابراہیم علیہ السلام سے نہ تو اس قربانی کا یکا یک مطالبہ کیا گیا تھا اور نہ وہ یکا یک اس عظیم قربانی کے لئے تیار ہو گئے تھے' بلکہ ان کی پوری زندگی ہی قربانیوں کی یادگار رہی۔ حیات ابراہیمی کو اگر قربانی کی تفسیر کہا جائے تو زیادہ صحیح ہوگا۔ خدا کی راہ میں قربانی دینے کا مفہوم اگر آپ جاننا چاہیں تو ضروری ہے کہ آپ ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کو پڑھیں۔ خدا کی خاطر آپ ماں باپ کی شفقتوں سے محروم ہوئے' ان کی دولت اور آسائش سے محروم ہوئے' خاندان اور برادری کی حمایت اور سہارے سے محروم ہوئے' خاندانی گدی سے محروم ہوئے' وطن عزیز سے نکلنا پڑا۔ خدا ہی کی خاطر آتش نمرود میں بے خطر کود کر آپؑ نے خدا کے حضور اپنی جان نذر کر دی اور خدا ہی کی رضا اور اطاعت میں آپؑ نے اپنی محبوب بیوی اور اکلوتے بچے کو ایک بے آب و گیارہ ریگستان میں لا کر ڈال دیا اور جب یہی بچہ ذرا سن شعور کو پہنچ کر کسی لائق ہوا تو حکم ہوا کہ اپنے ہاتھوں سے اس کے گلے پر چھری پھیر کر دنیا کے ہر سہارے اور تعلق سے کٹ جاؤ اور مسلم حنیف بن کر اسلام کامل کی تصویر پیش کرو۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (البقرہ131)

''جب ان سے ان کے رب نے کہا ''مسلم ہو جا' تو اس نے تامل کہا میں رب العالمین کا مسلم ہو گیا''۔

اسلام کے معنی ہیں کامل اطاعت' مکمل سپردگی اور سچی وفاداری۔ قربانی کا یہ بے نظیر عمل وہی کر سکتا ہے جو واقعتاً اپنی پوری شخصیت اور پوری زندگی میں خدا کا مکمل اطاعت گزار ہو' جو زندگی کے ہر معاملہ میں اس کا وفادار ہو' اور جس نے اپنا سب کچھ خدا کے حوالے کر دیا ہو۔

اگر آپ کی زندگی گواہی نہیں دے رہی ہے کہ آپ خدا کے مسلم اور وفادار ہیں اور آپ نے اپنی پوری زندگی خدا کے حوالے نہیں کی ہے تو آپ محض چند جانوروں کا خون بہا کر ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو تازہ نہیں کر سکتے۔ اور اس عہد میں پورے نہیں اتر سکتے جو قربانی کرتے وقت آپ اپنے خدا سے کرتے ہیں۔

دنیا کے مسلمان اس دن جانوروں کا خون بہا کر خدا سے عہد کرتے ہیں کہ اے رب العالمین' ہم تیرے مسلم ہیں۔ تیری کامل اطاعت ہی ہمارا شیوہ ہے' ہم تجھ سے وفاداری کا اعلان کرتے ہیں' اور اپنے بزرگوار اسماعیل علیہ السلام کی طرح تیرے حضور اپنی گردن پیش کرتے ہیں۔ پروردگار تو نے ہی قربانی کی یہ سنت جاری کر کے اسماعیل علیہ السلام کی گردن چھڑائی تھی' ہم جانوروں کا خون بہا کر اپنی گردن چھڑاتے ہیں' مگر ہمارا سب کچھ تیرا ہی ہے' تیرا اشارہ ہو گا تو ہم تیرے دین کی خاطر اپنی گردن کٹانے اور اپنا خون بہانے سے ہرگز ریز دریغ نہ کریں گے۔ ہم تیرے ہیں اور ہمارا سب کچھ تیرا ہے۔ ہم تیرے وفادار اور جاں نثار ہیں۔ قربانی کرتے وقت آپ جو دعا پڑھتے ہیں وہ دراصل وفاداری اور جاں نثاری کے ان ہی جذبات کا اظہار ہے۔

انی وجھت وجھی للذی فطر السموات و الارض حنیفا و ما انا من المشرکین. ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ . و بذالک امرت و انا اول المسلمین اللھم لک و منک.

میں نے پوری یکسوئی کے ساتھ اپنا رخ ٹھیک اس خدا کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت سب رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے' اور میں مسلم اور فرماں بردار ہوں' خدایا! یہ تیرے ہی حضور پیش ہے اور تیرا ہی دیا ہوا ہے'' پھر سپردگی کی عجیب کیفیت کے ساتھ جانوروں کے گلے پر تیز چھری پھیرتے ہوئے آپ کہتے ہیں

بسم اللہ اللہ اکبر' اللّٰھم تقلبہ منی کما تقلبت من خلیلک ابراھیم و حبیبک محمد علیھما الصوۃ و السلام.

''اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے' اے اللہ! تو اس قربانی کو میری جانب سے قبول فرما جس طرح تو نے اپنے دوست

ابراہیم علیہ السلام اوراپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی قبول فرمائی‘‘۔دراصل اسی واقعہ کوتازہ کرنااوران ہی جذبات کودل ودماغ پرطاری کرنا قربانی کی روح اوراس کا مقصد ہے۔اگر یہ جذبات اورارادے نہ ہوں‘ خدا کی راہ میں قربانی ہونے کی آرزو اورخواہش نہ ہو‘ خدا کی کامل اطاعت اورسب کچھ اس کے حوالے کردینے کا عزم اور حوصلہ نہ ہو‘ تو محض جانوروں کا خون بہانا‘ گوشت کھانا اورتقسیم کرنا کافی نہیں ہے‘ بلکہ گوشت کی ایک تقریب ہے جو ہرسال آپ منالیا کرتے ہیں اورخوش ہوتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کی سنت کوتازہ کردیا۔خدا کو نہ جانوروں کے خون کی ضرورت ہے نہ گوشت کی‘ اسکوتو اخلاص ووفا اورتقویٰ و جاں نثاری کے وہ جذبات مطلوب ہیں جوآپ کے دل میں پیدا ہوتے ہیں‘ خدا کا ارشاد ہے:

لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِن يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنكُمْ (الحج:38)

’’اللہ تعالیٰ کو نہ ان جانوروں کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کا خون اسے تو صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے‘‘۔یہی تقویٰ اوراطاعت و فرماں برداری کا جو ہرقربانی کی روح ہے‘اور خدا کے یہاں صرف وہی قربانی شرف قبول پاتا ہے جو متقی لوگ اطاعت اورفرماں برداری وجاں نثاری کے جذبات کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَاناً فَتُقُبِّلَ مِن أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ. (المائدہ:27)

’’اورانہیں آدم کے دوبیٹوں کا قصہ ٹھیک ٹھیک سنادو۔جب ان دونوں نے قربانی کی تو ان کی میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی اوردوسرے کی قبول نہ کی گئی اس نے کہا‘ میں تجھے مارڈالوں گا۔اس نے جواب دیا’’اللہ تعالیٰ تو متقیوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے‘‘۔

یعنی تیرے دنبے کو اگر آسمانی آگ نے نہیں جلایا اور خدا نے اسے قبول نہیں کیا تو اس میں میرا کیا قصور ہے جو مجھے قتل کی دھمکی دے رہا ہے‘ اپنی اصلاح کی فکر کر‘ تیرے اندر ہی کھوٹ ہے‘ اللہ تعالیٰ تو صرف متقی لوگوں کی قربانی ہی کوقبول کرتا ہے۔

تقویٰ اوراخلاص اوروفاداری وجاں نثاری کے جذبات اسی طرح پیدانہیں ہوتے کہ آپ گاہے گاہے خدا کو یادکرلیں اور کچھ ایسے مخصوص اعمال کبھی کبھی کرلیں جو خدا سے تعلق اوراس کی راہ میں قربانی کی علامت ہیں‘ اور پھر اپنے افکار و خیالات‘ احساسات وجذبات‘ اخلاق اورمعاملات‘ اوراطاعت ووفاداری میں آپ آزاد ہیں کہ جوچاہیں سوچیں جو چاہیں ارادے رکھیں‘ جوچاہیں کریں اورجس کی اطاعت وفرماں برداری کا چاہیں دم بھریں۔خدا سے یہ عہد کرنے کے بعد کہ’میں رب العالمین کا مسلم ہوں‘‘اس کی کیا گنجائش ہے کہ ہم دوسروں ازموں اورطریقوں کواطاعت کے لئے اپنائیں یا ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کر اپنے لئے جائز اور قابل قبول قرار دیں اوراپنے من مانے طریقوں کی پیروی کریں۔کیا جانوروں کا فدیہ دے کرہم نے اپنی جانوں کواس لئے چھڑایا ہے کہ ہم اپنی جانوں اوراپنی قوت وصلاحیت کو جہاں چاہیں کھپائیں اورقربان کریں اورخدا سے یہ امید کریں کہ وہ ان جانوروں کے گوشت اورخون کوقبول کرلے گا۔

خدا کا یہ دین آپ کی پوری شخصیت اور آپ کی پوری زندگی چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی اطاعت کے ساتھ اور کی اطاعت کا جوڑ نہ لگائیں۔ جن برگزیدہ بندوں کی سنت کو آپ تازہ کررہے ہیں، انہیں دیکھیں کہ وہ کس طرح زندگی کے ہر معاملہ میں مسلم حنیف تھے۔ خدا سے اسلام اور بندگی کا عہد کرنے والے ابراہیم علیہ اسلام کی پوری زندگی اسلام کی کیا تصویر پیش کرتی ہے، ان کی زندگی کو آپ بار بار پڑھیں اور اس مہینے کے ان ایام میں خصوصی اہتمام کے ساتھ پڑھیں، اور اپنے دل ودماغ اور شخصیت اور معاشرے پر ان جذبات اور کیفیات کو طاری کرنے کی کوشش کریں جو اس پاکیزہ زندگی میں آپ کو نظر آئیں، ورنہ قربانی کا حاصل اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ عام دنوں کے مقابلے میں کچھ زیادہ گوشت کھانے اور کھلانے کے لئے ایک جشن منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں سیرت ابراہیمی سے سبق حاصل کرنے اور مکمل یکسوئی کے ساتھ اللہ کی بندگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ **وآخر دعوان انالحمد للّٰہ رب العالمین۔**